

دباؤ کا منظر نامہ معاشی اور مالی حالات کی پیش گوئی نہیں ہے۔ یہ مفروضاتی ہے لیکن یہ coherent tail-risk پر مشتمل ہے جسے خاص طور پر بگڑتے ہوئے معاشی حالات میں بینکاری شعبے کی مضبوطی کو پرکھنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس سال دباؤ کے جانچ کی مشقوں میں اس بات کی جانچ کی گئی ہے کہ بینکاری کا شعبہ وسط مدت میں مفروضاتی طور پر تیار کیے گئے ملکی اور عالمی دھچکوں کو سنبھالنے کی کتنی سکت رکھتا ہے، جبکہ بیس لائن میں معمول کے حالات میں کاروباری امور کی انجام دہی کو بھی زیر غور لایا گیا ہے۔ یہ شعبہ بیس لائن منظر نامے میں ادائیگی قرض کی صلاحیت کی اپنی سطح کو برقرار رکھتا ہے۔ تاہم، دھچکوں کے دوران ادائیگی قرض کی صلاحیت کا نشانہ تین برسوں بعد مقامی معیارات سے نیچے چلا گیا ہے۔ عالمی معاشی حالات میں شدید اور طویل کساد بازاری کے باعث یہ نظام عالمی کفایت سرمایہ کے کم از کم نشانے سے بھی نیچے چلا جاتا ہے۔ حجم کے لحاظ سے درمیانے اور بڑے بینک مقامی اور عالمی نقصان دہ دھچکوں دونوں کے مقابلے میں کمزور ثابت ہوئے ہیں جبکہ اپنے مضبوط کفایت سرمایہ کی بدولت چھوٹے بینکوں نے بڑی حد تک دباؤ کو برداشت کر لیا۔

7.1 پس منظر اور پیش رفت

بیس لائن منظر نامے میں کلی معیشت کے تحریکات کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس میں کسی بھی قسم کے بیرونی عوامل کو شامل نہیں کیا گیا۔ جبکہ دیگر دو منظر ناموں، مقامی اور عالمی، میں شدید اور نظمی دھچکوں کی قلم بندی (crystallization) کو فرض کیا گیا ہے، جیسے قدرتی آفات اور عالمی معیشت میں تعطل وغیرہ۔ دباؤ کے دو منظر ناموں میں سے عالمی صورت حال کو شدید کے درجے میں رکھا گیا ہے۔²⁹⁸

دباؤ کی جانچ کے فریم ورک کو دنیا بھر میں مختلف ضابطہ کاروں اور نگرانیوں کی جانب سے بھرپور استعمال کیا جا رہا ہے تاکہ بعض مفروضاتی مضر لیکن ممکنہ واقعات کے پیش آنے کی صورت میں بینکاری شعبے کی مضبوطی کی جانچ کی جاسکے۔ لہذا دباؤ کی جانچ کے نتائج فرضی منظر ناموں میں بینکاری شعبے کے تخمین شدہ معاشی و مالی متغیرات اور صحت کو ظاہر کرتے ہیں۔

ان تینوں منظر ناموں میں شعبہ بینکاری کی مضبوطی جانچنے کے لیے یکساں طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے لیکن یہ معاشی متغیرات کے راستے کے لحاظ سے مختلف ہے۔ معیشت کے مختلف شعبوں کے درمیان ارتباط کے پیش نظر ویکٹر آٹوریکریٹو (VAR) ماڈلز کے متبادل استعمال کیے گئے ہیں۔^{299، 300}

اسٹیٹ بینک 2007-08ء سے مالی استحکام کے جائزوں میں دباؤ کی جانچ کے نتائج کو شائع کرتا رہا ہے۔ دباؤ کی جانچ کے فریم ورک کو حالیہ برسوں میں مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ اس سال کی جانچ بھی مالی استحکام کے جائزے برائے 2016ء جیسی بنیادوں پر ہی رکھی گئی ہے تاہم اس میں کئی طریقوں سے توسیع کی گئی ہے۔

مزید برآں، مجموعی جانچ کے علاوہ بین شعبہ جاتی تنوع (heterogeneity) کو بینکاری صنعت کے اجزا سمیت اس کے حجم (یعنی چھوٹا، درمیانہ اور بڑا) کے لحاظ سے پرکھا گیا ہے۔ یہ تجزیہ مقامی نظامیاتی لحاظ سے اہم بینکوں (ڈی ایس آئی بیز) کے لیے فریم ورک کے متعلق حالیہ ضوابط اعلائیے سے بھی ہم آہنگ ہے۔³⁰¹

دباؤ کے جانچ کی موجودہ مشقوں میں تین الگ الگ منظر نامے وضع کیے گئے ہیں تاکہ وسط مدت میں بینکاری شعبے کی صحت کی جانچ ہو سکے یعنی سال 2018ء کی پہلی سہ ماہی سے لے کر چوتھی سہ ماہی سال 2022ء، پانچ سال کے لیے۔ اس سے قبل دباؤ کی جانچ کی مشقوں کی مدت تین برسوں پر محیط تھی۔

²⁹⁹ تفصیلات کے لیے برائے مہربانی ملاحظہ کیجئے 'بکس 4.1: باب 4 کی تکنیکی تفصیلات، شعبہ بینکاری کی مضبوطی، مالی استحکام کا جائزہ 2016ء اسٹیٹ بینک۔

³⁰⁰ بی آئی ایس کے مطابق تقریباً بیس فیصد حکام وی اے آر استعمال کرتے ہیں [بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹس (2017ء)۔ گرائی اور بینک دباؤ کی جانچ: مشقوں کی رینج۔ دسمبر]۔

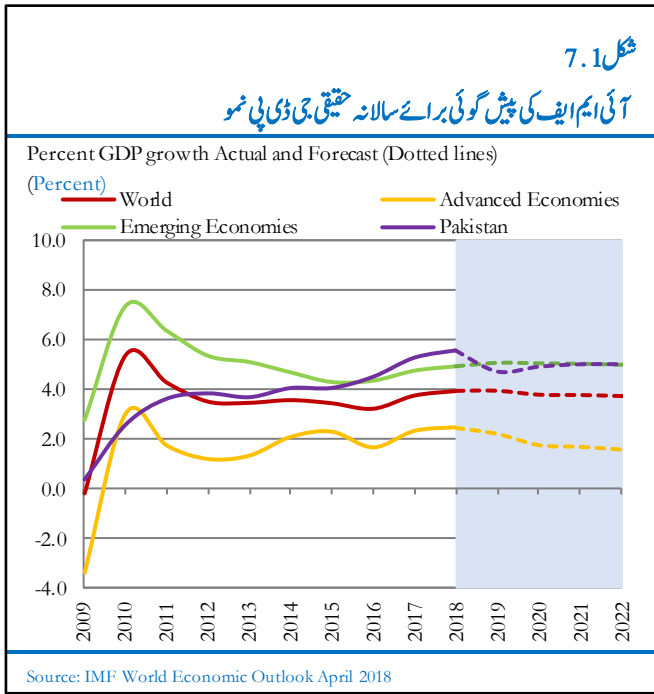
³⁰¹ بی آئی آر ڈی سرکل نمبر 04/2018۔

²⁹⁸ دھچکوں کے واقعات کی طوالت کی بنیاد پر عام طور پر دباؤ کی جانچ میں دھچکوں کی تین اقسام کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ وی شکل، ایل شکل اور یو شکل۔ تین شکلیں بحالی کے لحاظ سے وضع کی گئی ہے۔ وی شکل میں فوری بحالی، ایل شکل میں طویل کساد بازاری جبکہ یو شکل میں پیش گوئی کی مدت کے اختتام پر بحالی کو فرض کیا گیا ہے۔ ان اصطلاحات کے تحت ملکی اور عالمی دونوں منظر ناموں کو یو شکل کا فرض کیا گیا ہے۔ تاہم ملکی دھچکے میں بحالی جلد ہو جاتی ہے جبکہ عالمی معیشت کے دھچکے میں بحالی کچھ زیادہ وقت لیتی ہے۔

خطرات کے لحاظ سے شعبہ بینکاری کی مضبوطی کو قرضوں، مارکیٹ (شرح سود اور شرح مبادلہ) اور آپریشنل خطرات کے مقابلے میں جانچا گیا ہے۔

بیس لائن منظر نامہ

بیس لائن منظر نامے کے منظر نامہ 0 کی بناوٹ (simulation) میں کسی بھی شدید یا نظمی دھچکوں کی غیر موجودگی کو فرض کیا گیا ہے۔ اس سے قطع نظر باب 1 میں جن قلیل مدتی خطرات کو اجاگر کیا گیا ہے وہ ملکی معیشت پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ بیرونی شعبے سے پیدا ہونے والے دباؤ کے ساتھ ساتھ مالیاتی انحراف، تیل کی قیمتوں کے دھچکے مقامی اور عالمی دونوں سطح پر جاری سیاسی غیر یقینی صورت حال معاشی نمو کو مست کر سکتی ہے۔ حکومت نے 2019ء کے لیے جی ڈی پی میں 6.2 فیصد نمو کا تخمینہ لگایا ہے، تاہم آئی ایم ایف جیسے عالمی مبرہین آئندہ برسوں کے دوران معیشت میں سست رفتاری کی توقع کر رہے ہیں (شکل 7.1)۔³⁰³



وسط مدت میں توقع ہے کہ سی بیک کے منصوبوں سے مینوفیکچرنگ اور ساختی ترقیاتی سرگرمیوں کو مدد ملے گی، جو پیش گوئی مدت میں معاشی نمو میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔

³⁰³ آئی ایم ایف (2018ء)، عالمی اقتصادی امکانات، اپریل۔

بیس لائن منظر نامے میں عالمی اور مقامی کاروباری ماحول میں معمول کے حالات فرض کیے گئے ہیں اور یہ حالیہ کلی معاشی پیش رفت پر مبنی ہے۔ دوسری جانب، ملکی منظر نامے میں خط کے بدترین ادوار کے نقش قدم کو مد نظر رکھا گیا ہے جنہوں نے 1999ء تا 2002ء میں پاکستانی معیشت کو متاثر کیا تھا۔ جبکہ عالمی منظر نامے میں 2008ء کے مالی بحران کے رجحان کی ٹریڈنگ کے علاوہ حال ہی میں پیدا ہونے والے عالمی خطرات کو بھی زیر غور لایا گیا ہے، جس وجہ سے یہ انتہائی مضر ہو جاتا ہے۔

کلی معاشی اظہاریوں کے مضمرات جیسے پیداوار، مہنگائی، شرح مبادلہ، شرح سود اور برآمدات کے بینکاری شعبے کی صحت پر اثرات کو غیر فعال قرضوں، نفع یابی اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے حساب سے پرکھا گیا ہے۔ خصوصاً معاشی کساد بازاری اور بہتری قرض لینے والے افراد کی آمدنی کی سطح پر اثر انداز ہوتی ہے، جس سے قرضوں کی واپسی کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے اور بینکوں کے لیے خطرہ قرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مذکورہ حالات بینکوں کی نفع یابی پر اثر انداز ہوتے ہیں، جس کے ان کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لیے مضمرات ہو سکتے ہیں۔

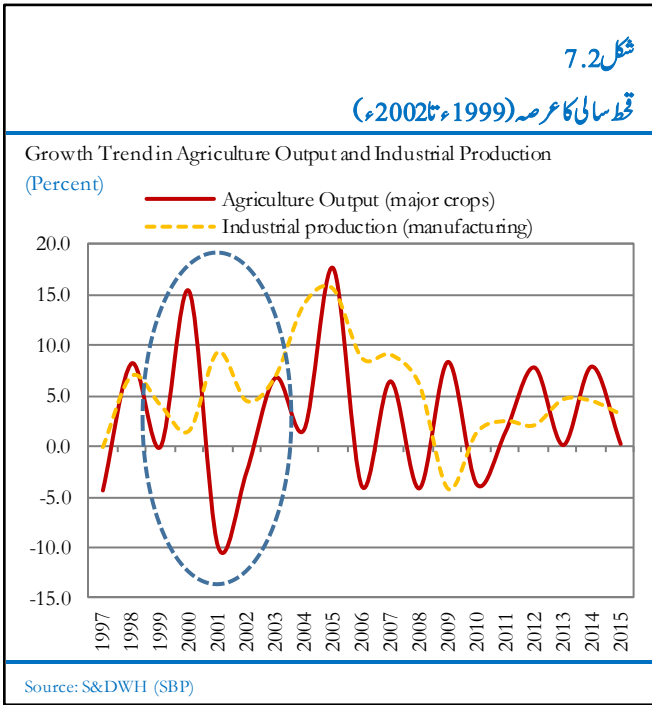
اس کے برعکس مالی شعبے کے حقیقی معیشت کے لیے مضمرات (اور یہ اسے تعطل کا شکار بنا سکتے ہیں) 2008ء کے عالمی مالی بحران جیسے ہو سکتے ہیں۔ کساد بازاری میں بینکوں کی جانب سے قرضوں میں توسیع میں رکاوٹ کی وجہ سے معاشی نمو کی رفتار مزید سست ہو جاتی ہے۔ دراصل، کساد بازاریاں گہرائی کی حامل اور مہنگی ہوتی ہیں، جب وہ مالی چکر کے سکرٹنے کے مرحلے میں نمودار ہوں۔³⁰²

دباؤ کی جانچ کے ماڈلز مضر دھچکوں کے مقابلے میں بینکاری کی صنعت کی مضبوطی جانچنے کے لیے وضع کیے گئے ہیں اور ان میں کلی معیشت کے بعض شعبوں کے درمیان روابط کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ فرض کیا گیا ہے کہ دھچکوں کے مقابلے میں حکام کے رد عمل کی عکاسی شرح سود، مہنگائی اور شرح مبادلہ میں رد و بدل سے ہوتی ہے۔

³⁰² Drehmann M., Borio C., and Tsatsaronis K. (2012). Characterizing the

زیادہ متاثرہ ممالک میں پاکستان 7 ویں نمبر پر ہے۔³⁰⁴ مختصر یہ کہ انتہائی خراب موسمی حالات کی وجہ سے ملک کو اپنی جی ڈی پی کے 0.605 فیصد کے مساوی نقصان اٹھانا پڑا۔

دباؤ کی جانچ کے ملکی منظر نامے، منظر نامہ 1 میں معیشت پر ماحولیاتی تبدیلی اور اس کے بینکاری شعبے پر اثرات کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس منظر نامے نے آبی صورت حال اور دستیابی کے بارے میں حالیہ خدشات سے بھی اثرات قبول کیے ہیں۔ اس تناظر میں ہمارا نشانہ مدت 1999 تا 2002ء ہے جب ملک کو اپنی تاریخ کے طویل ترین اور بدترین قحط میں سے ایک کا سامنا کرنا پڑا تھا۔³⁰⁵ اس کے نتیجے میں پاکستان کی معاشی نمو سال 2001ء میں گر کر 1.97 فیصد رہ گئی اور برآمدات میں 2.25 فیصد کمی واقع ہوئی۔ زرعی پیداوار میں بھی کچھ وقفوں سے منفی نمود دیکھی گئی (شکل 7.2)۔



حال ہی میں ملک میں پانی کے وسائل کا انتظام کرنے والے ادارے انڈسٹریل سسٹم اتھارٹی (ارسا) نے خریف کے آنے والے موسم میں پانی کی 40 فیصد قلت کا تخمینہ لگایا ہے، جس کی اہم وجوہات میں برف کے پگھلنے کی رفتار میں کمی، دریا کا پست بہاؤ اور گذشتہ برس کے مقابلے میں بارشوں کا کم ہونا ہے۔³⁰⁶

توقع ہے کہ مذکورہ پیش رفت سے وسط مدت میں طلب کے حالات میں بہتری آئے گی جو گرانی کے کچھ دباؤ کا باعث بن سکتی ہے۔ فرض کیا گیا ہے کہ سیاسی بے یقینی اور ادا بیگیوں کے توازن کی کمزوریوں سے قلیل مدت میں مالی حالات سخت ہو جائیں گے۔ ان خطرات کے علاوہ تیل کی قیمتوں میں اضافے کا حالیہ رجحان بیرونی کھاتے میں مزید بگاڑ کا باعث بن سکتا ہے۔ امکان ہے کہ ترقی یافتہ معیشتوں میں طلب کی مضبوطی، حکومت کی جانب سے حال ہی میں اعلان کردہ اعانتی سچ کے ساتھ ساتھ شرح مبادلہ کی کمزور مساوات کے تاخیر سے مرتب ہونے والے اثرات کے باعث برآمدات بڑھیں گی۔

اس معاشی پیش رفت کے ساتھ ساتھ توقع ہے کہ بینکاری کی صنعت اپنی نفع یابی اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے موجودہ رجحان کو برقرار رکھے گی تاہم قلیل مدت میں سخت مالی حالات کی وجہ سے کچھ ردوبدل کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

اس منظر نامے کے تحت کیے گئے کچھ تخمینے خالصتاً ماڈل پر مبنی ہیں اور بڑی حد تک آئی ایم ایف کی اپریل 2018ء کی عالمی اقتصادی امکانات کی پیش گوئیوں سے ہم آہنگ ہیں۔

ملکی منظر نامہ

دیگر کے علاوہ معیشت کا دارومدار بدستور زراعت کے شعبے پر ہے۔ سست رفتاری سے کمی کے باوجود مجموعی جی ڈی پی میں اس شعبے کا حصہ تقریباً بیس فیصد بنتا ہے۔ اس شعبے کے صنعت اور خدمات کے شعبوں کے ساتھ مضبوط روابط اسے معاشی نمو کا ایک اہم محرک بنا دیتے ہیں۔ لہذا یہ شعبہ قدرتی طور پر زلزلوں اور میعاد سیلابوں اور قحط جیسی قدرتی آفات کے مقابلے میں کمزور رہتا ہے۔ ماضی میں ایسے دھچکے کم نمونے کے ادوار پر منتج ہوئے ہیں یعنی مہنگائی بڑھ گئی اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں کمی آگئی۔

ماحولیاتی تبدیلی اور اس کے نتیجے میں عالمی درجہ حرارت کے بڑھنے سے موسم میں شدت فرض کی گئی ہے جس سے سیلاب، قحط، خشک سالی اور طوفان آتے ہیں۔ طویل مدتی ماحولیاتی خطرے کے اشاریے 2018ء کے مطابق گذشتہ دو دہائیوں میں پاکستان کو ماحولیاتی سے متعلق 141 واقعات کا سامنا کرنا پڑا اور انسانی اور پیداواری نقصانات کے لحاظ سے سب سے

³⁰⁶ ارسا کا اجلاس 22 مارچ 2018ء۔

³⁰⁴ German Watch: <https://germanwatch.org/en/download/20432.pdf>

³⁰⁵ پاکستان حملہ موسمیات (2017ء)۔ پاکستان میں قحط کا خبر نامہ۔ اکتوبر تا دسمبر۔

اختتام پر اس میں بحالی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بناوٹ کی مدت کے اختتام تک قرض گيروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت پر دباؤ کو فرض کیا گیا ہے۔ غیر فعال قرضوں میں متعادل اضافہ متوقع ہے۔

عالمی منظر نامہ

عالمی معیشت کو اس وقت مختلف محاذوں پر کئی چیلنجوں کا سامنا ہے۔ جن میں تیل اور اجناس کی کم لیکن غیر یقینی قیمتیں، مشرق وسطیٰ اور دیگر مقامات پر سیاسی بے یقینی، امریکی فیڈرل ریزرو، بینک آف انگلینڈ اور یورپین سینٹرل بینک جیسے اہم مرکزی بینکوں کی جانب سے مقداری یا زری سختی اور امریکہ میں تجارتی پالیسی کا تحفظ پسندی کی طرف ممکنہ جھکاؤ اور اہم اقتصادی فریقوں کی جانب سے ممکنہ جوابی اقدامات شامل ہیں۔

آئی ایم ایف کے عالمی اقتصادی امکانات، اپریل 2018ء کے مطابق 2017ء میں عالمی پیداوار کی سطح کا تخمینہ 3.8 فیصد لگایا گیا ہے جو 2010ء کے 5.4 فیصد سے کم ہے (160 بیس پوائنٹس کی کمی)۔ آئی ایم ایف کی پیش گوئیوں کے مطابق امریکہ، یورپی یونین، جاپان، چین اور روس جیسی اہم معیشتوں کی پیداوار کم ہوگی یا 2019ء تک بحران کی مدت کی سطح کے قریب رہے گی۔

امریکہ کی جانب سے ملکی ترجیحات پر مبنی تجارتی پالیسیاں امریکہ میں بیرونی کھاتے کے ذریعے مہنگائی کے دباؤ میں اضافے پر منتج ہو سکتی ہیں، جس سے ممکنہ طور پر توقع سے پہلے اور سخت زری پالیسی کی ترغیب مل سکتی ہے۔ برطانیہ، یورپی یونین اور چین جیسے بعض ممالک کی جانب سے ٹیرف کے نفاذ اور شرح سود میں اضافے جیسے جوابی اقدامات بھی متوقع ہیں۔

ان خطرات کے اثرات دنیا بھر میں ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں اور وسط مدت میں پاکستانی معیشت پر اس کے شدید اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ عالمی معیشت کی اہم کمزوریوں میں تجارتی پالیسیوں میں تبدیلی،³⁰⁹ تیل کی قیمتوں کے بارے میں پائی جانے والی بے یقینی اور چین میں سست معاشی نمو کے پاکستان کے تجارتی حجم، سرمایہ کاری پورٹ فولیو، ترسیلات زر، شرح مبادلہ اور شرح سود کے ماحول اور بالآخر حقیقی پیداوار پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

³⁰⁹ مثلاً، نیٹا اور برطانیہ اور یورپی یونین کے مابین معاشی بندوبست پر دوبارہ مذاکرات کے بارے میں بے یقینی۔

پائی کی متوقع قلت پن بجلی کی پیداوار کو بھی متاثر کر سکتی ہے، جس کا بجلی کی مجموعی پیداوار میں حصہ تقریباً 30 فیصد ہے۔³⁰⁷ توانائی کے شعبے پر دباؤ سے صنعتی پیداوار پر منفی اثر پڑنے سے ملکی پیداوار میں کمی آسکتی ہے۔

دیگر متبادل ذرائع سے بجلی کی قلت کو پورا کرنے کی غرض سے بجلی کی پیداوار کے تھرمل ذرائع کو بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس کا نتیجہ تیل اور کوئلے کی بلند درآمدات کی صورت میں نکل سکتا ہے، جس سے پہلے سے بلند درآمدی اخراجات میں شدت آسکتی ہے۔ بیرونی کھاتے پر دباؤ کے علاوہ اس صورت حال کا نتیجہ بلند قیمتوں خاص طور پر ان کی اشیائے صارفین پر منتقلی کی صورت میں نکل سکتا ہے۔

لہذا منظر نامہ 1 میں بناوٹ کی مدت میں 1999ء تا 2002ء جیسے قحط کے یکساں قدرتی دھچکے کو فرض کیا گیا ہے۔ خراب فصلوں کی وجہ سے زری پیداوار میں خاصی کمی کو فرض کیا گیا ہے جبکہ حکومت کی طرف سے ریلیف پیکیجز کے باعث کچھ بحالی ہو سکتی ہے۔

قدرتی آفت کے بعد حکومت کی جانب سے ریلیف کے اقدامات کے پیش نظر یہ فرض کیا گیا ہے کہ حکومت کے جاری اخراجات میں بھی بڑھیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ رسد کے دھچکے کے رد عمل میں مہنگائی کا دباؤ بھی بڑھ سکتا ہے۔

زری پیداوار میں کمی کے باعث یہ فرض کیا گیا ہے کہ زری اجزائی برآمدات میں کمی آئے گی کیونکہ دسمبر 2017ء³⁰⁸ تک مجموعی برآمدات میں ان کا حصہ 20 فیصد تھا۔ خام مال اور غذائی اجزائی درآمدات میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے، جو ملک کے مجموعی کھاتے کے توازن میں مزید شدت پیدا کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

مزید برآں، فرض کیا گیا کہ سرمایہ کاروں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچنے سے اسٹاک مارکیٹ میں مندی ہو سکتی ہے جبکہ پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات میں کچھ رد و بدل بھی ہو سکتا ہے۔ ان کمزوریوں کے جواب میں شرح سود میں بھی اس حساب سے رد و بدل ممکن ہے۔

بعض معاشی و مالی متغیرات کے لیے اس منظر نامے میں نمو کا جو راستہ فرض کیا گیا ہے اس کی پیش گوئی منظر نامہ 0 میں استعمال ہونے والے انہی فیڈبیک ماڈلز پر رکھی گئی ہے۔ چونکہ اس منظر نامے میں ابتدائی طور پر پیداوار میں کمی فرض کی گئی ہے لیکن بناوٹ کی مدت کے

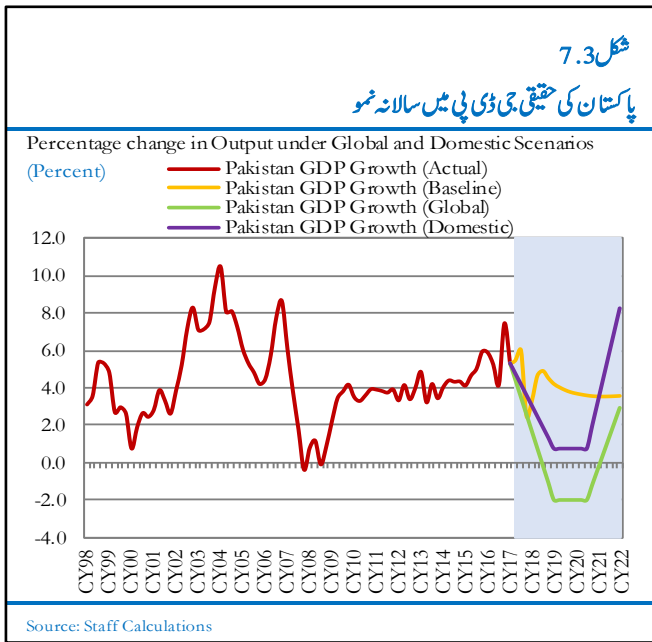
³⁰⁷ پاکستان اقتصادی سروے 2016-17ء، وزارت خزانہ۔

³⁰⁸ بینک دولت پاکستان۔

فرض کیا گیا ہے کہ یہ تمام عالمی سیاسی اور معاشی خطرات مفروضاتی لحاظ سے تیار کردہ منظر نامہ 2 میں پیشگی کے مرحلے تک پہنچ جائیں گے۔ اہم معیشتوں میں پہلے سے حقیقی معاشی نمو کی سست رفتاری کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منظر نامے کے واقعات کے بارے میں فرض کیا گیا ہے کہ وہ عالمی معیشت میں شدید بحران پر منتج ہوں گے، جو 2008ء کے عالمی مالی بحران سے بھی بڑا ہو گا۔

نتیجتاً، اس منظر نامے میں فرض کیا گیا ہے کہ پاکستان کی جی ڈی پی کی نمو میں 2008ء کے عالمی مالی بحران کے مقابلے میں زیادہ شدت سے کمی ہوگی (شکل 7.3)۔³¹¹ فرض کیا گیا ہے کہ بیرونی کھاتے پر عالمی تجارت کے سکنے کے اثرات مرتب ہوں گے جو برآمدات میں خاصی کمی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اس اثر کو امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی مساوات سے اخذ کیا گیا ہے۔ فرض کیا گیا ہے کہ مہنگی درآمدات کے ساتھ شرح مبادلہ میں ردوبدل قیمتوں پر دباؤ کو بڑھانے میں کردار ادا کر سکتا ہے۔

اس پس منظر میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ حقیقی عالمی جی ڈی پی کی نمو کم ہوگی لیکن پھر بناوٹ کی مدت میں بحال ہو جائے گی۔ دنیا کی اہم عالمی معیشتوں کی حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں بیک وقت سست رفتاری ہوگی اور اس کی رفتار 2008ء کے مالی بحران کے مقابلے میں زیادہ رہے گی۔ یہ مفروضہ دیگر مرکزی بینکوں (جیسے بینک آف انگلینڈ) کے زیر غور مضر منظر ناموں سے ہم آہنگ ہے۔³¹⁰



کم معاشی نمو کے ماحول میں فرض کیا گیا ہے کہ عالمی تجارت ابتدائی طور پر منجمد ہو جائے گی اور بعد کی مدت میں خاصی تیزی سے کم ہوگی۔ مارکیٹ کے بارے میں بگاڑ پر مبنی تصورات سے سرمایہ کاروں کی خطرات مول لینے کی صلاحیت کم ہو جائے گی جس کا نتیجہ مارکیٹ کے شرکاء کی جانب سے اپنے جزدانوں کی ڈی رسلنگ کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ نتیجتاً، ابھرتی منڈیوں سے سرمایہ کاروں اور کم خطرے والے اثاثوں کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے جن میں سے بیشتر ترقی یافتہ ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان حالات میں امریکی ڈالر جیسی نشانیہ کرنسیوں کے مقابلے میں ابھرتی منڈیوں کی کرنسیوں کی قدر کم ہو سکتی ہے۔

امکان ہے کہ مہنگائی اور شرح مبادلہ کے مفروضہ دباؤ کے پیش نظر شرح سود بھی اسی کے مطابق رد عمل دکھائیں گی۔ چنانچہ بیرونی شعبے کے مفروضہ دباؤ، مجموعی طلب میں سست رفتاری اور سخت زری حالات کا نتیجہ خطرہ قرض کی بلند سطح کی صورت میں نکلے گا جس سے بینکاری کے شعبے میں انقباض کی سطح بلند ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرض دینے کی سرگرمی میں تیزی سے کمی بھی بینکوں کی سودی آمدنی کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمویں کے بلند اخراجات بھی ممکنہ طور پر بینکاری کی صنعت کی نفع یابی اور بالآخر کفایت سرمایہ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

سکڑتی ہوئی عالمی طلب اور تجارت کے سبب تیل کی قیمتوں کو بھی کمی کے دباؤ کا سامنا ہو سکتا ہے۔ تاہم توانائی کے متبادل ذرائع (جیسے شیل گیس، پون، شمسی، ہتھنول ایندھن وغیرہ) کی دستیابی کے باعث رسد کی صورت میں تبدیلی کو مد نظر رکھتے ہوئے تیل کی قیمتوں میں رد و بدل کی حد عالمی مالی بحران 2008ء سے کم فرض کی گئی ہے۔

یہ پیش رفتیں U کی شکل میں کساد بازاری کا جواز فراہم کرتی ہیں اور یہ فرض کیا گیا ہے کہ عالمی معاشی نمو میں کمی گہری ہوگی اور پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک یہ صرف اپنے راستہ بدل دے گی۔ یہ 2008ء کے واقعے سے مختلف ہے جب بحالی کا عمل 2009ء میں شروع ہو گیا تھا۔

³¹¹ پاکستان کے لیے جی ڈی پی کے سہ ماہی تخمینوں کو استعمال کیا گیا ہے۔ دیکھیے طاہر اے، احمد جے اور احمد ڈیلو (2018)۔ آئی جی سی شراکت دار ممالک کی سہ ماہی جی ڈی پی استعمال کرتے ہوئے کاروباری چکروں کا تعین۔ غیر شائع شدہ مسودہ۔ بینک دولت پاکستان۔

³¹⁰ دباؤ کی جانچ۔ برطانوی بینکاری نظام: نتائج 2017ء۔

(الف) قرضوں کی خطرناکی پر اثر

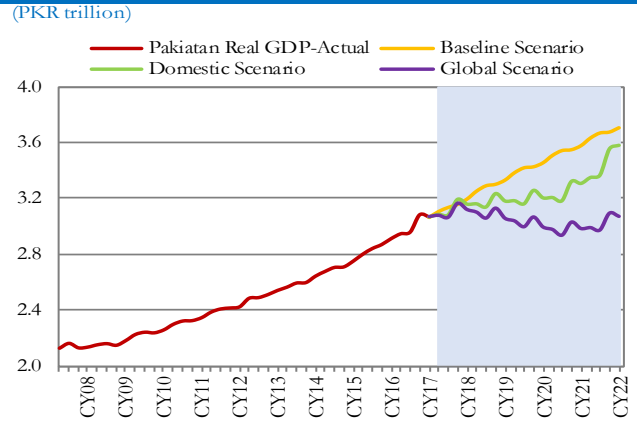
جانچ کی تجرباتی مشق کے نتائج سے نشاندہی ہوتی ہے کہ منظر نامہ 0 میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب (جی این پی ایل آر) بڑی حد تک 8.35 فیصد کی موجودہ سطح سے ہم آہنگ ہے (چوتھی سہ ماہی 2017ء تک) (شکل 7.7)۔ پیش گوئی کی پانچ سالہ مدت میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب 2018ء کی چوتھی سہ ماہی میں 7.40 فیصد کی کم ترین سطح پر آجاتا ہے اور 2022ء کی چوتھی سہ ماہی میں 8.10 فیصد کی سطح پر ٹھہر جاتا ہے۔ یہ بڑی حد تک ہمارے ملکی معیشت کے جائزے سے ہم آہنگ ہے جس میں قلیل مدتی دباؤ مضبوط ہیں جبکہ وسط مدت میں حالات میں بہتری متوقع ہے۔

مفروضاتی منظر ناموں کے تحت خام غیر فعال قرضوں کا تناسب بیس لائن منظر نامے کے مقابلے میں بگڑتے ہوئے معاشی حالات کی وجہ سے زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے۔ بینکاری صنعت عالمی دھچکوں کے مقابلے میں کم لچکداری دکھاتی ہے کیونکہ پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک بگاڑ 21.77 فیصد کو چھو لیتا ہے۔ یہ گذشتہ پندرہ برسوں میں خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کی بلند ترین سطح ہے۔ عالمی دھچکوں کے نتیجے میں مفروضہ بحران سے پاکستان کے بینکاری نظام کے استحکام کو خدشات لاحق ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح ملکی مسائل بھی شعبہ بینکاری کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں لیکن اس کی سطح بہت کم رہے گی۔ پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک منظر نامہ 2 کے مقابلے میں منظر نامہ 1 کے تحت حاصل کردہ خام غیر فعال قرضوں کے تناسب سے کم شدت کا حامل ہے جس کی ایک وجہ ملکی منظر نامے کے تحت مفروضاتی تیز رفتاری ہو سکتی ہے۔

شکل 7.4

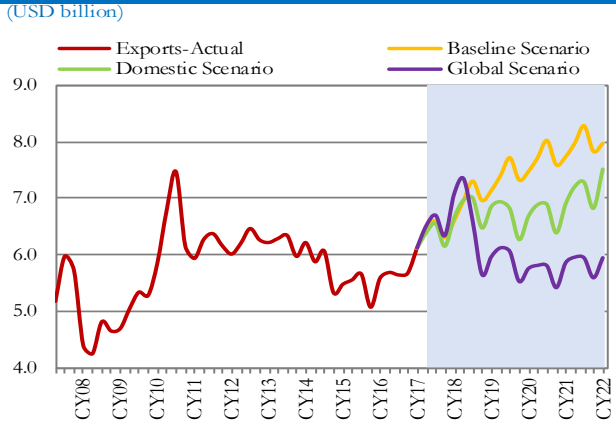
پاکستان کی حقیقی جی ڈی پی کا تخمینہ، مختلف منظر ناموں کے تحت



Source: Staff Calculations

شکل 7.5

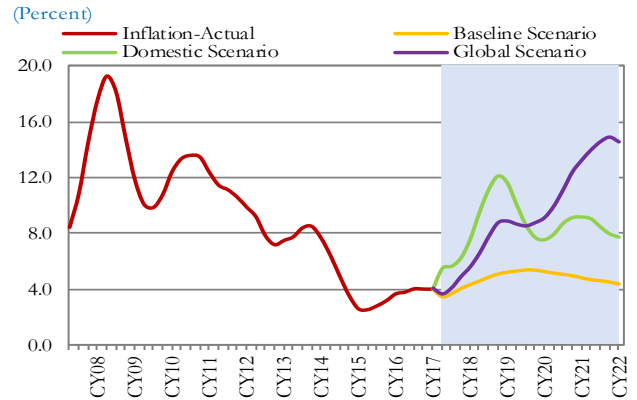
پاکستان کی برآمدات کا تخمینہ، مختلف منظر ناموں کے تحت



Source: SBP and Staff Calculations

شکل 7.6

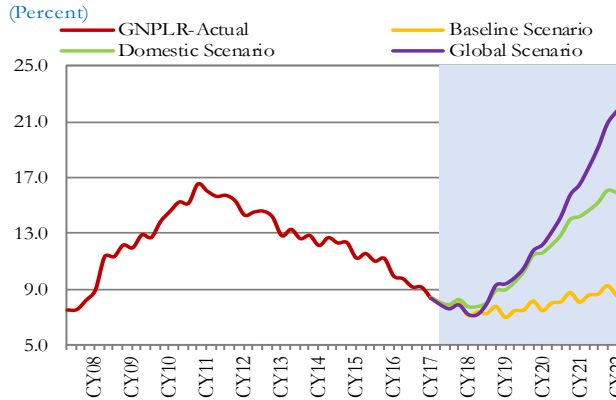
برہنگائی کا تخمینہ، مختلف منظر ناموں کے تحت



Source: SBP and Staff Calculations

شکل 7.7

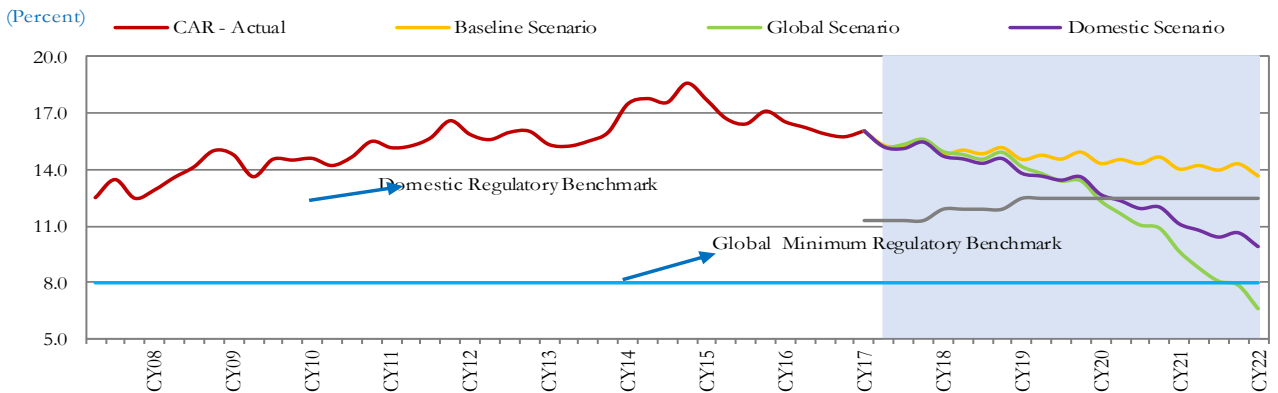
سٹم لیول پر خام غیر فعل قرضوں کے تناسب کا تخمینہ، مختلف منظر ناموں کے تحت



Source: SBP and Staff Calculations

شکل 7.8

سٹم لیول پر شرح کفایت سرمایہ کا تخمینہ، مختلف منظر ناموں کے تحت



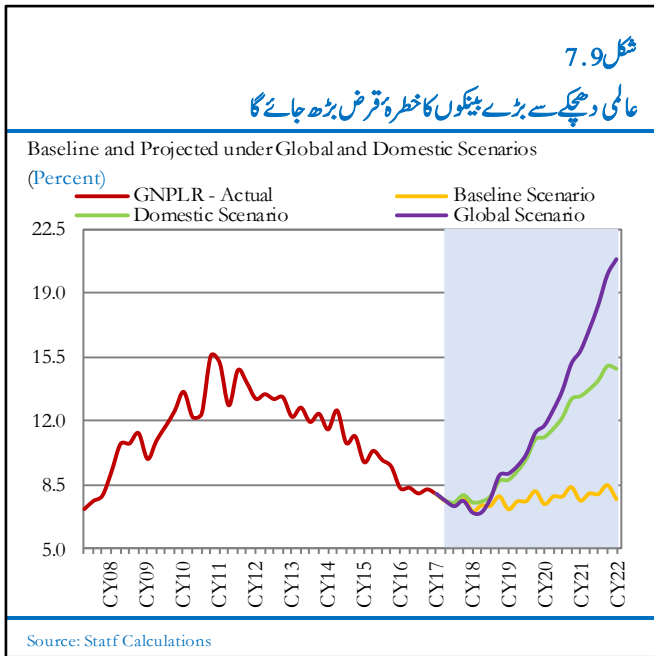
Source: SBP and Staff Calculations

(ب) ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات

جز میں متناسب لحاظ سے تقسیم کیا گیا ہے۔ اسی طرح، جز کی سطح کی شرح کفایت سرمایہ کو اخذ کرنے کے لیے سرمائے کو بھی متناسب انداز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بڑے بینک

بناوٹ کی مدت کے اختتام تک منظر نامہ صفر، منظر نامہ 1 اور منظر نامہ 2 میں بڑے بینکوں کے خام غیر فعال قرضوں کے تناسب میں بالترتیب 0.51، 7.04 اور 12.82 فیصدی درجے اضافہ دیکھا گیا اور شرح کفایت سرمایہ میں 2.11، 5.22 اور 8.10 فیصدی درجے کمی ہوئی۔ منظر نامہ 2 سب سے زیادہ شدید نوعیت کا حال ہے اور یہ زیادہ تر بڑے بینکوں کی نفع یابی میں بگاڑ کا باعث بنتا ہے۔



ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثرات کی پیمائش بینکاری نظام کی شرح کفایت سرمایہ سے کی جاتی ہے۔ جیسا کہ منظر نامے کے ڈیزائن میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ خطرہ قرض کے علاوہ ادائیگی قرض کی صلاحیت پر جو دیگر خطرات ممکنہ طور پر اثر انداز ہو سکتے ہیں ان میں شرح سود اور شرح مبادلہ میں تغیر پذیری کے ذریعے پیدا ہونے والے خطرہ منڈی کے ساتھ ساتھ آپریٹل خطرہ بھی شامل ہے۔ لہذا اہل سرمائے کے ساتھ بہ وزن خطرہ اثاثوں پر ہر منظر نامے کے اثر کا تجزیہ کرتے ہوئے ان تینوں خطرات کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔

معمول کے کاروباری حالات میں بینکاری نظام کی عالمی شرح کفایت سرمایہ میں معمولی بگاڑ آتا ہے، جس کا اہم سبب موجودہ معاشی خطرات ہیں جن پر پہلے تفصیل میں بات کی جا چکی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قرضوں کی نمویں متوقع اضافہ بھی شامل ہے۔

منظر نامہ 1 (ملکی دھچکے) کے تحت بینکاری کی صنعت 8.0 فیصد کی کم از کم شرح کفایت سرمایہ کی شرط پوری کرنے میں کامیاب رہتی ہے لیکن دو برسوں کے بعد ملکی ضوابطی نشانے کو پورا کرنے میں ناکام رہتی ہے (شکل 7.8)۔³¹² کسی عالمی دھچکے کی صورت میں شعبہ بینکاری کی شرح کفایت سرمایہ میں خاصی کمی ہو جاتی ہے اور یہ کم از کم بین الاقوامی نشانے سے نیچے گر جاتی ہے۔ واضح رہے کہ مقامی شرح کفایت سرمایہ کی شرائط ایسی سطح پر مقرر کی گئی ہیں جو عالمی معیارات سے بلند ہے۔

7.3 دباؤ کی جانچ کے نتائج: جز کی سطح

نظام کی سطح کے نادر ہنگامے کے تجزیے کے مطابق جز کی سطح (چھوٹے، درمیانے اور بڑے حجم والے بینک) کے انکیشن تناسب کی پیش گوئی بھی کی گئی ہے۔ بینکاری شعبے کے اس پہلو کو اس لیے شامل کیا گیا ہے تاکہ اس بات کی جانچ کی جاسکے کہ بین شعبہ جاتی تنوع کس طرح بعض معاشی خطرات کے مقابلے میں بینکاری شعبے کی استقامت کو متاثر کرتا ہے۔

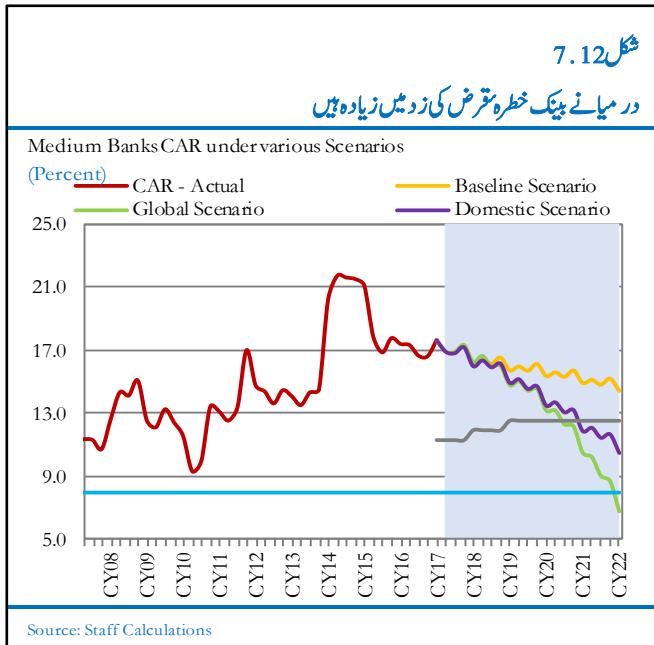
خام غیر فعال قرضوں کے تناسب کے لیے غیر فعال قرضوں اور خام قرضوں کے نظام کی سطح کی پیش گوئیوں کو دسمبر 2017ء تک پورے بینکاری نظام کے قرضہ جزدان کے ہر

سال 2020ء کے اختتام پر دباؤ کے دونوں منظر ناموں کے تحت شرح کفایت سرمایہ مقامی معیار سے انحراف کرتی ہے۔ تاہم کم از کم عالمی نشانے کی خلاف ورزی صرف طویل کساد بازاری میں ہوگی اور وہ بھی پیش گوئی کی آخری سہ ماہی میں۔ لہذا پیش گوئی کی جاتی ہے کہ بڑے بینک دو برسوں تک شدید دھچکوں کے مقابلے میں لچکداری کا مظاہرہ کریں گے (شکل 7.10)۔

³¹² شرح کفایت سرمایہ کے مقامی نشانے یہ ہیں: 11.275 فیصد (دسمبر 2017ء)، 11.90 فیصد (دسمبر 2018ء) اور 12.5 فیصد (دسمبر 2019ء سے آگے)۔

فیصدی درجے گرتی ہے۔ ایک بار پھر عالمی دھچکوں کے اثرات شدت کے لحاظ سے بیس لائن حالات اور ملکی مسائل پر حاوی ہو جاتے ہیں (شکل 7.11)۔

یہ زمرہ بڑے بینکوں کے مقابلے میں زیادہ استقامت کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ یہ منظر نامہ 2 کے تحت شرح کفایت سرمایہ کی مقامی شرط کی خلاف ورزی سے پہلے دو سہ ماہیوں تک اور منظر نامہ 1 میں چار سہ ماہیوں تک اپنا وجود برقرار رکھتا ہے (شکل 7.12)۔ قرضوں کے لحاظ سے قدرے کم اکتشاف اور شرح کفایت سرمایہ کی بلند سطح کے باعث درمیانے بینک ممکنہ طور پر دھچکوں کا سامنا کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں۔

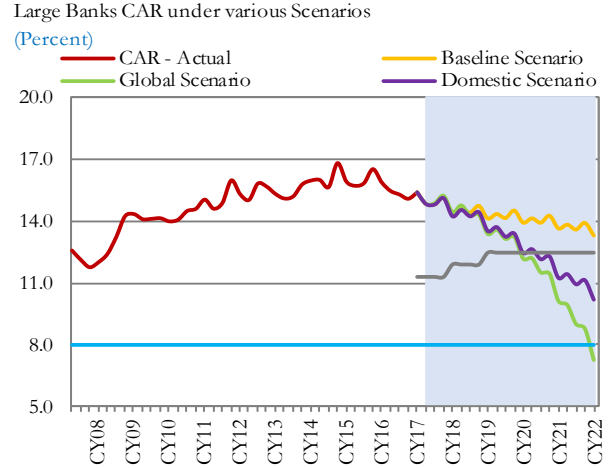


چھوٹے بینک

چھوٹے بینکوں کا شمار بینکوں کے اس زمرے میں ہوتا ہے جو عالمی اور مقامی دھچکوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ لچکدار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کی شرح کفایت سرمایہ بھی بڑے اور درمیانے حجم کے بینکوں کے طرح گرتی ہے لیکن پھر بھی یہ کم از کم سرمائے کی مقامی اور عالمی شرائط دونوں سے زیادہ ہے (شکل 7.14)۔

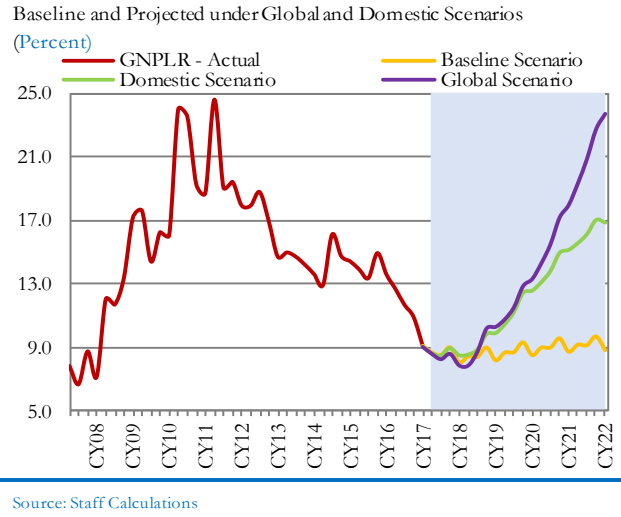
شکل 7.10

دباؤ کے دونوں منظر ناموں میں ضوابطی نشانیے کی خلاف ورزی ہوگی



شکل 7.11

عالمی دھچکے سے درمیانے بینکوں کا خطرہ قرض بڑھ جائے گا

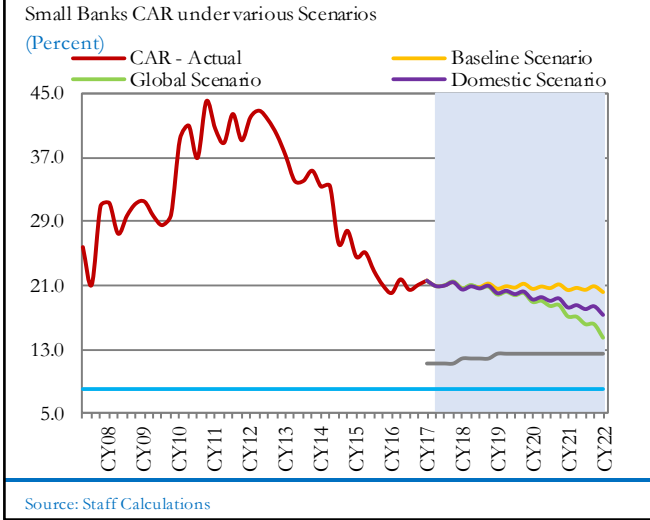


درمیانے سطح کے بینک

پیش گوئی کی مدت کے اختتام تک درمیانے درجے کے بینکوں کا خام غیر فعال قرضوں کا تناسب منظر نامہ صفر، منظر نامہ 1 اور منظر نامہ 2 میں بالترتیب 14.57، 8.00، 0.58 فیصدی درجے بڑھتا ہے اور شرح کفایت سرمایہ بالترتیب 10.89، 7.14، 3.23

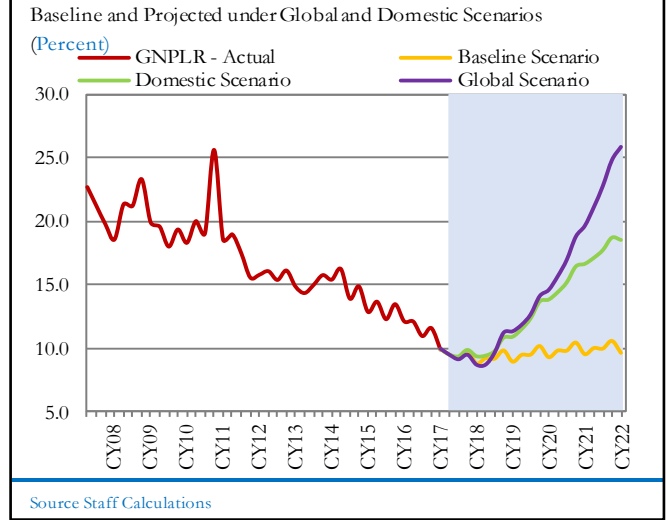
شکل 7.14

چھوٹے بینکوں میں خطرہ قرض کی سب سے زیادہ برداشت ہے



شکل 7.13

عالمی دھچکے سے چھوٹے بینکوں کا خطرہ قرض بڑھ جائے گا



چھوٹے بینکوں کی نابدہنگی کی شرح میں پانچ سالہ مدت کے اختتام پر منظر نامہ صفر، منظر نامہ 1 اور منظر نامہ 2 کے تحت بالترتیب 0.63، 8.77 اور 15.97 فیصدی درجے اضافہ ہوتا ہے، جس کی سطح تینوں زمروں میں بلند ترین ہے۔ تاہم ان بینکوں میں سرمائے کی اطمینان بخش سطح کے باعث دھچکے سے قبل چھوٹے چھوٹے بینک قرضہ جاتی نقصانات کو جذب کرنے کی مضبوط صلاحیت کے حامل ہیں اور وہ اپنا سرمایہ کم از کم عالمی اور ملکی ضوابطی تقاضوں سے بلند سطح پر برقرار رکھ سکتے ہیں۔